بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۲ شعبان ۱۴۰۴ھ ۲۴ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۲۴ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۰

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ہجرۃ / مئی / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

# اللہ تعالیٰ حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں

## نرم مزاج بنو، جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے

### نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو۔ کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا۔ وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے۔ کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں گمراہ کرنا اور ہدایت دینا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو، کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تاکہ کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے پاؤں سے آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

## ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۱۲)

## یوم قدرت ثانیہ

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۲۷ مئی کا دن قدرت ثانیہ کے ظہور کا دن ہے لہٰذا اس دن کی مناسبت کے مطابق جماعتوں میں جلسے کر کے قدرت ثانیہ کے تاریخی پس منظر اور اس کی برکات کے بارے میں بیان کیا جائے۔ رپورٹ حسب معمول نظارت ہذا کو بھجوائی جائے مقامی سہولت کے مطابق ۲۷ مئی سے آگے پیچھے بھی یہ جلسے کئے جا سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ شعبان ۱۴۰۴ ہجری
۲۴ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

# قادر و عزیز خدا کی ایک قدیمی سنّت

خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے کہ اس نے ان کے ساتھ دشمنی کو اپنے ساتھ دشمنی قرار دیا ہے یعنی جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے کسی پیارے بندے کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہ دراصل اس بندے کے ساتھ نہیں بلکہ خود خدا کے ساتھ دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔ چونکہ خدا ایسے شخص کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے اس لئے خود ہی اسے اس کی دشمنی کا مزا بھی چکھاتا ہے چنانچہ مشہور حدیث قدسی ہے کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ (بخاری)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی سے دشمنی رکھی تو میں اس کے ساتھ لڑائی کا اعلان کر دیتا ہوں۔

جب اپنے ولیوں کے لئے اللہ تعالیٰ اس درجہ غیرت کا اظہار کرتا ہے تو پھر اپنے ماموروں کے لئے جنہیں اس نے اصلاح خلق کی غرض سے مبعوث فرمایا وہ کیوں غیرت کا اظہار نہ کرتا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے اپنے مبعوث کردہ ماموروں کے مخالفوں اور دشمنوں کو مہلت پر مہلت تو دی تاکہ وہ مامورین الٰہی کو ان کے مشن میں ناکام کرنے کی سعیٔ لاحاصل میں اپنا پورا زور لگا سکیں اور ان کے دل میں یہ حسرت نہ رہے کہ وہ پوری کوشش بروئے کار نہ لا سکے لیکن ساتھ ہی ان پر یہ واضح کر دیا کہ تمہاری دشمنی ماموروں کے ساتھ نہیں بلکہ خود میرے ساتھ ہے کیونکہ میں نے انہیں مبعوث کیا ہے اگر تم ان کے خلاف تدبیریں کرو گے تو تم۔ مجھے (یعنی اللہ کو) ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکو گے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے آنحضورؐ کے مخالفین پر واضح فرمایا کہ ان کا مقابلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ آپؐ کو مبعوث کرنے والے خدا سے ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ

(آل عمران آیت ۱۷۷)

اور جو لوگ کفر میں جلدی جلدی آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ تجھے غمگین نہ کریں (چونکہ ان کا مقابلہ تجھ سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے اس لئے وہ یاد رکھیں کہ) وہ اللہ کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ اگر حق کے یہ مخالفین اپنی طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسی خطرناک تدبیریں بھی کریں اور ایسے زبردست منصوبے بھی بروئے کار لائیں کہ جن کے نتیجہ میں پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں تو بھی یہ خدائی فیصلہ کو بدل نہیں سکتے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ؕ

(ابراھیم آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور یہ (لوگ) اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ اللہ اور اس کے فیصلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ تمام مامورین الٰہی کے مخالفوں کو اس نے اپنا دشمن سمجھا اور انہیں خود مہلت دی کہ وہ مخالفانہ تدبیریں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ ان کے مخالفوں کو اپنے منصوبوں میں کامیاب ہونے دیتا اور اپنے ماموروں سے اس نے نصرت اور فتح و غلبہ کے جو وعدے کئے تھے انہیں پورا نہ کرتا۔ اس نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور اس شان سے پورا کیا کہ گویا زمین و آسمان کو بدل کر رکھ دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۙ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(ابراھیم آیات ۴۸-۴۹)

ترجمہ:۔ پس (اے مخاطب) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور برے کاموں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ لوگ اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

اب کون کہہ سکتا ہے کہ فتح مکہ کے وقت خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بدل کر نئی زمین اور نئے آسمان قائم نہیں کئے۔ وہ واقعی نئی زمین اور نئے آسمان کا قیام تو تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کا غرور خاک میں ملا کر انہیں مجرموں کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور لا کھڑا کیا اور انہیں آنحضورؐ کے رحم و کرم پر لا ڈالا۔ بظاہر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑے تھے لیکن فی الحقیقت وہ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے مصداق بنے ہوئے تھے۔ یہ آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر خدائی غیرت کا عظیم الشان جلوہ ہی تھا جس نے قریش مکہ کا غرور توڑ کر ظالموں کو مظلوموں کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

الغرض یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور اس کے پیاروں کی اندھی مخالفت اور ان کے ساتھ دشمنی کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوا اس لئے کہ ان کے مخالفین کا اصل مقابلہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہو سکتے تھے یا کیسے اسے کوئی ضرر پہنچا سکتے تھے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود طاقت و قدرت اور اس ضمن میں اس کی ایک قدیم سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا سے جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے (اس کے پیاروں کا) دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں گا اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں اس کو کچل ڈالوں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا۔ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو پہلے آسمان پر ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔"

(کتاب البریہ ص۱)

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْهَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْهَا

حدیث نبویؐ

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کو جو برائی کرے اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اکرامِ ضیف

مکرم صفدر حسین عباسی صاحب۔ استاذ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

وہ عظیم انسان جس نے اپنے پاکیزہ انفاس سے روحانی مُردوں میں زندگی کی شمع روشن کی، وہ بطل جلیل جس نے مادہ پرستوں کو بحرِ ظلمات سے نکال کر ہدایت و نور کے ساحل سے ہمکنار کیا اور دنیاوی لذات میں سکون و اطمینان تلاش کرنے والی دنیا کو حقیقی تسکین و لذت سے آشنا کیا، جس نے راہِ راست سے بھٹکی مخلوق کو خدائے واحد و یگانہ اور ربّ الکائنات کا درشن کروایا اور جس نے اپنی زندگی کو مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لیے وقف کر چھوڑا۔ اُسی عظیم ہستی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کے ایک پہلو اکرامِ ضیف یعنی مہمان نوازی سے متعلق مشتے از خروارے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آپ کو بتا دیا تھا کہ

یاتیک من کل فجٍ عمیقٍ

لوگ تیرے پاس دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے آئیں گے۔ پس

لا تصعّر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس

جب کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں تو تُو ان سے اکتا نہ جانا۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ہی آپ کے دل میں وسعت اور حوصلہ پیدا کر رکھا تھا۔ آپ کی زندگی میں مہمان نوازی سے متعلق بعض ایسے واقعات ہیں کہ جو قلب و روح کو ایک تازگی اور جوش بخشنے والے ہیں۔

آپ مہمان نوازی میں ہمیشہ بے تکلفی کو پسند فرماتے تھے۔ اور اسی امر کی اپنے خدام کو بھی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا:۔

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (اہلِ خانہ کو) نہ ہو اس لیے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ جس شئے کی اُسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۰۳)

حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نیاز حاصل کرنے کے لیے لاہور سے دو دن کی رخصت لے کر آیا۔ رات گاڑی پر بٹالہ اترا۔ اس لیے رات کو وہیں رہا۔ اور صبح سویرے اُٹھ کر قادیان کو روانہ ہو گیا۔ اور ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ یہاں پہنچ گیا۔ میں پرانے بازار کی طرف سے آ رہا تھا جب میں البیت الاقصیٰ کے قریب جو بڑی حویلی ہے وہاں پہنچا تو میں نے اس جگہ حضرت بانیٔ سلسلہ کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اٹھا رہا تھا کھڑے ہوئے دیکھا حضرت صاحب نے بھی مجھے دیکھ لیا۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آ کر راستہ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے قریب پہنچ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا آپ نے وعلیکم السلام فرمایا اور فرمایا کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں اور اب حضور کی خدمت میں وہاں سے سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا پیدل آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور۔ افسوس کے لہجہ میں فرمایا کہ "تمہیں تو بڑی تکلیف ہوئی ہو گی" میں نے عرض کیا حضور کوئی تکلیف نہیں ہوئی آپ نے فرمایا:۔

اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسّی۔

میں نے عرض کیا حضور کچھ بھی نہیں پیئوں گا۔ آپ نے فرمایا:۔

تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمارے گھر گائے ہے جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے۔ گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں اس لیے اس وقت لسّی بھی موجود ہے اور چائے بھی جو چاہو پی لو۔ میں نے کہا حضور لسّی پیوں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا چلو بیٹھو۔ میں آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک کوری ہانڈی معہ کوری چینی کے جس میں لسّی تھی خود اٹھائے دروازے سے نکلے۔ چینی پر نمک تھا اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ حضور نے وہ ہانڈی میرے سامنے لا کر رکھ دی اور خود اپنے دستِ مبارک سے گلاس میں لسّی ڈالنے لگے میں نے خود گلاس پکڑ لیا اتنے میں چند اور دوست بھی آ گئے۔ میں نے انہیں بھی لسّی پلائی اور خود بھی پی۔ پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔ حضور کی اس شفقت اور نوازش کو دیکھ کر میرے ایمان کو بہت ترقی ہوئی اور یہ حضور کے اخلاقِ کریمانہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔

سیرت (حضرت اقدس۔ ناقل) مرتبہ مکرم یعقوب علی صاحب عرفانی) صفحہ ۱۲۶ تا صفحہ ۱۲۷)

آپ کے دسترخوان پر امیر غریب کی کوئی تمیز نہ تھی ہر شخص کے ساتھ جو آپ کے یہاں مہمان آ جاتا آپ پورے احترام اور فیاضی سے برتاؤ کرتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

"مہمان کا دل شیشہ سے بھی نازک ہوتا ہے"۔

ایک مرتبہ فرمایا:۔

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جائے کہ وہ ہر شخص کی احتیاج کو مدِّ نظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے اسے خیال نہ رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا آدمی یاد دلایا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیئے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی آتے ہیں تو ہمارا یہ حق ہے کہ ان کی ہر ضرورت کو مدِّ نظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کا قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔"

(سیرت (حضرت اقدس۔ ناقل) مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ ۱۲۶)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمانِ مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے اور چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے۔ اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا۔ اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اُتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لیے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لیے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیے۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان کے بستر کروائے، ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود بھی فرمایا کہ اس طرح تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لیے پوچھا۔ غرض کہ تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا نہ آیا وہیں ٹھہرے رہے۔"

(سیرت..... مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۱۰۷۱)

آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ مہمان کے متعلق اس امر کا بھی التزام فرماتے تھے کہ وہ کھانے کے متعلق کس قسم کی عادت رکھتا ہے۔ مثلاً اگر حیدر آباد یا کشمیر کے علاقے کا کوئی مہمان آ جاتا تو اس کے کھانے میں چاول خاص طور پر شامل فرماتے اسی طرح دوسری عام ضروریات کا بھی خیال فرماتے تھے

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری اسی وقت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں جبکہ حضرت اقدس نے ابھی کوئی دعویٰ نہ فرمایا تھا فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جب میں امرتسر گیا تو ایک بزرگ کا نام سنا جو مرزا غلام احمد کہلاتے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان نامی میں رہتے ہیں اور عیسائیوں، برہمؤں اور آریہ سماج والوں سے خوب مقابلہ کرتے ہیں ..... غرض میرے دل میں جناب مرزا غلام احمد صاحب سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ امرتسر کے دو ایک دوست میرے ساتھ چلنے کو مستعد ہوئے ریل پر سوار ہوا بٹالہ پہنچا۔ ایک دن بٹالہ میں رہا۔ پھر بٹالہ سے یکہ کی سواری ملتی ہے اس پر سوار ہو کر قادیان پہنچا۔ مرزا صاحب مجھ سے بڑے تپاک اور محبت سے ملے۔ جناب مرزا صاحب کے مکان پر میرا وعظ ہوا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے لیے چندہ بھی ہوا۔ میرے ساتھ جو صاحب تشریف لے گئے وہ مرزا صاحب کو مکار اور فریبی سمجھتے تھے۔ لیکن مرزا صاحب سے مل کر ان کے سارے خیالات بدل گئے۔ اور میرے سامنے انہوں نے جناب مرزا صاحب سے اپنی سابق بدگمانی کے لیے معذرت کی۔ مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت سا تعجب گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں۔ جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی امرتسر تک تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پائے۔ سولہ کوس سے پان میرے لیے منگوائے گئے تھے"

(سیرت حضرت اقدس، از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ ۱۲۹ تا صفحہ ۱۳۰)

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ ابھی آپ ماموز نہیں ہوئے تھے اور یہی وہ وصف مہمان نوازی ہے کہ جس نے اس شخص کو دوبارہ قادیان کھینچا اور حضرت اقدس کے قدموں میں لا کھڑا کیا۔ اور حضرت اقدس کی غلامی کا شرف بخشا۔

پھر مہمان نوازی کی یہ مثال کسی آقا کی اپنے مرید کے ساتھ پیش کی جا سکتی ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا اور حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی کتاب "سیرت (حضرت اقدس)" کے صفحہ ۱۵۳ پر درج فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے اور اسے شائع کیا ہے کہ چار برس (۱۸۹۷ء) کا غالباً واقعہ ہے کیونکہ ۱۹۰۰ء میں آپ نے یہ بیان شائع کیا تھا۔ (عرفانی) کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے جون کا مہینہ تھا مکان نیا نیا بنا تھا۔ وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی دوپہر کے وقت میں اس پر لیٹ گیا حضرت ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو رہوں مسکرا کر فرمایا:-

"میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے"

(سیرت حضرت اقدس صفحہ ۱۵۳)

ایسی محبت ایسی دلسوزی و شفقت یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے انہی لوگوں کو ودیعت کی جاتی ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔ کیا ایسی محبت و پیار اور الفتِ مخلوقِ خدا کسی عام انسان میں نظر آسکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب روایت کرتے ہیں

"غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہوگا مجھے حضرت صاحب نے البیت المبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے میں آپ کے لیے کھانا لاتا ہوں یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لیے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء و پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہیئے"

(ذکرِ حبیب از مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۳۲)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ساری زندگی اکرام ضیف کے ایسے ہی واقعات سے معمور ہے آپ اکرام ضیف کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ہی بیان ہے کہ:-

"جب میں ۱۹۰۵ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر ۵ سال اور عبدالسلام عمر ایک سال تھے۔ پہلے تو حضرت اقدس نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدہ اور صحن میں حضرت اقدس ..... مع اہل و عیال رہتے تھے اس واسطے حضرت اقدس ..... کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لیے حضرت (اماں جان ناقل) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت اقدس ..... نے اکرامِ ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی تھی اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی رات اندھیری تھی قریب اُسے کوئی بستی دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا اسکو مسافر نے غنیمت جانا اور ان لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا تب درخت پر اُس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سیکنے کا سامان مہیا کیا اب ہمیں چاہیئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے چنانچہ پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۸۵)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیاتِ مقدسہ میں قدم قدم پر ایسے واقعات نظر آتے ہیں جو انسانی روح کو گرما دینے والے اور حراتِ ایمانی کو جلا بخشنے والے ہیں۔ پس ہم جو اپنے آپ کو حضور کے پیرو خیال کرتے ہیں اور آپ کی محبت و اطاعت کا دم بھرتے ہیں اس وقت تک کامل خادم و تابعدار شمار نہیں ہو سکتے جب تک کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے اسوہ کو نہیں اپناتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے مقتداء کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## درخواستِ دعا

- • عزیزم عبدالرفیق جدران پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول (بوٹسن کھانا) کراچی میں بیمار ہیں۔

(محمد عبدالقدیر۔ قاضی احمد ضلع نوابشاہ)

- • میری دادی صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

(منصورہ سلطانہ، دارالرحمت وسطی ربوہ)

احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فجی کی چند یادیں

مکرم مولوی نور الحق انور صاحب سابق مربی سلسلہ فجی حال۔ ربوہ

غالباً ۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۵ء کی بات ہے اس وقت خاکسار قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد کے مطابق دیار امریکہ میں خدمت پر مامور تھا۔ میرے آقا نے خاکسار کی ایک رپورٹ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سنیٹ پال کیطرح دینی سفر کرنیکی توفیق عطا فرمائیگا اور اس سے کہیں بڑھ کر کامیابیوں اور برکتوں سے نوازے گا۔"

شاید الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہو لیکن حضور کے ارشاد کا مفہوم یہی تھا۔ اس بندۂ حقیر کے حق میں حضور کے یہ مبارک الفاظ واقعاتی طور پر پورے ہو کر خاکسار کے ایمان و ایقان میں زیادتی کا باعث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی عیسائیوں کے سنیٹ پال (پولوس) سے کہیں بڑھ کر لمبے دینی سفروں کی توفیق عطا فرمائی اور کامیابیوں اور برکتوں سے نوازا۔ ۱۹۴۴ء سے لیکر ۱۹۷۰ء تک کے لمبے عرصہ میں خاکسار نے ممالک مشرقی افریقہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور جزائر فجی کے سفر اختیار کئے اور ان میں کئی سال تک قیام کر کے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت مخلص جماعتیں عطا فرمائیں۔ ان ممالک کے علاوہ ان سفروں کے دوران ممالک مصر، سوڈان، ترکی، انگلستان، بنکاک اور سڈنی (آسٹریلیا) دیکھنے اور مختصر قیام کر کے پیغام حق پہنچانے کا موقعہ بھی ملا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

## سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

خاکسار اس فرصت میں قیام فجی کے دوران پیش آنیوالے کچھ واقعات اور انعامات الٰہی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔ مجھے ۱۹۶۷ء میں قدرت ثانیہ کے دور ثالثہ کے عہد زرین نگار میں وہاں بھجوایا گیا۔ ۱۹۶۸ء میں خاکسار نے فجی کے بین الاقوامی خط تاریخ (انٹرنیشنل ڈیٹ لائن) کے حامل جزیرہ تاوے یونی (TAVIYONI) کے دورہ کا پروگرام بنایا۔ (تاوے یونی کا صحیح تلفظ تاوے یونی ہے۔ کیونکہ انکے ہاں واو کا تلفظ بے کیطرح ہے) اس دورہ میں جزیرہ دانوالیوو کے مخلص احمدی بھائی حاجی مولوی رحیم بخش صاحب آف بلووا میرے رفیق سفر بن گئے۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے ابھی تک یہ اہم جزیرہ نہیں دیکھا۔ اس لیئے میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ میں نے بخوشی اس امر کو منظور کیا۔ اور ایک دن توکل بخدا ہم رخت سفر باندھ کر عازم تاوے یونی ہو گئے۔ فجی میں ریلوے نہیں ہے۔ اندرونی سفر ٹیکسی اور بس کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ کا سفر یا ہوائی جہاز کے ذریعہ یا بذریعہ دخانی کشتیوں اور بحری جہازوں کیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ سفر بذریعہ ہوائی جہاز کیا۔ ہمارا "اڑن کھٹولا" (اندرونی ملک پرواز کے واسطے جہاز بہت چھوٹے اسلیئے بس اڑن کھٹولے ہی ہوتے ہیں) جب تاوے یونی کے ہوائی مستقر پر اترا تو وہاں شدید بارش ہو رہی تھی۔ ہم اسکے تھمنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرے رہے۔ قریباً پون گھنٹہ تک بارش کا زور رہا۔ اسکے بعد جب اسکی شدت میں قدرے کمی ہوئی تو میں نے ایک ٹیکسی والے کو بلایا۔ اور چونکہ اس جزیرہ میں ہم دونوں بالکل نووارد اور ناواقف راہ و منزل تھے۔ میں نے اسے کہا کہ وہ ہمیں پوسٹ آفس لے چلے۔ خیال تھا کہ اسکے قریب تو ضرور آبادی ہو گی۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو کوئی ٹھکانہ بھی مل سکے گا۔ ٹیکسی والا ہمیں سوار کر کے چل پڑا۔ اس کے بتانے کے مطابق پوسٹ آفس مستقر سے کوئی بارہ چودہ میل دور تھا۔ تاوے یونی کا جزیرہ چھوٹا سا اور اسکی آبادی مختصر سی اور فجی کے باقی جزائر کیطرح جزیرہ کے کناروں پر واقعہ ہے اندرون جزیرہ پہاڑوں میں آبادی بہت کم ہے۔ ہماری ٹیکسی پختہ سڑک پر دوڑ رہی تھی جسکے دائیں طرف سمندر اور بائیں طرف خشکی کا بلند کنارہ تھا۔ کوئی تین چار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک لمبا موڑ آیا اسے کاٹ کر جونہی ٹیکسی سڑک پر سیدھی ہوئی تو بائیں طرف کی خشکی پر واقع ایک مکان سے ایک نوجوان لڑکا نکل کر سڑک پر آگیا۔ چونکہ میں ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر اور سفید پگڑی اور اچکن پہنے ہوئے تھا اس نے مجھے دور سے دیکھ کر ہاتھ سے ٹیکسی کو روکنے کا اشارہ کیا۔ کچھ نزدیک آکر مجھے بھی وہ لڑکا کچھ صورت آشنا معلوم ہوا اسلیئے میں نے بھی ڈرائیور کو ٹیکسی روکنے کو کہا۔ ٹیکسی رکنے پر لڑکے نے بجائے آگے آنے کے پیچھے ڈگی کیطرف جا کر ہمارا سامان نکالنے کیلیئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اتر کر ڈرائیور سے کہا کہ وہ سامان نکالنے کیلیئے ڈگی کھول دے۔ اس پر وہ حیران ہو کر مجھے پوچھنے لگا کہ آپ نے تو بارہ چودہ میل آگے پوسٹ آفس کے پاس جانا تھا۔ مولوی رحیم بخش صاحب بھی حیران تھے۔ لیکن میں نے انہیں کہا کہ نہیں آگے جانیکی ضرورت نہیں یہی ہماری منزل ہے۔ دراصل وہ لڑکا جسکا نام غالباً سالم تھا۔ صووا میں مجھے مل چکا تھا۔ اسطرح صورت آشنا تھا لیکن مجھے اسکے جزیرہ تاوے یونی میں ہونے کا علم نہیں تھا اور نہ ہی اسے کوئی خیال تھا کہ میں تاوے یونی میں اسکے ہاں پہنچوں گا۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے دیار غربت میں ہمارے واسطے قیام کے غیر متوقع سامان پیدا فرما دیئے۔ اور ہمیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے عالم الغیب و مدبر بالارادہ ہونے سے منکر انسان تو غالباً اسے محض اتفاق قرار دے گا۔ لیکن میرے لیئے اس طرح غیب سے قیام کے سامان کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ اور زبردست ثبوت تھا۔

تاوے یونی کے ہوائی مستقر پر بارش کے باعث ہمیں پون گھنٹہ انتظار کرنا پڑا اسکے بعد ہماری ٹیکسی عین اس لمحہ سالم کے گھر کے سامنے پہنچی۔ جس لمحہ وہ گھر سے نکل کر سڑک پر آیا۔ اگر ایک آدھ منٹ بلکہ چند سیکنڈ کا بھی توقف ہو جاتا تو ٹیکسی یا آگے اس مقام سے نکل جاتی یا پیچھے ہوتی۔ پھر اگر یہ میری زندگی میں پہلا یا دوسرا واقعہ ہوتا تو اسے اتفاق قرار دیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس قسم کے بیسیوں واقعات مجھے اس سے پہلے دیار غیر میں پیش آچکے تھے بلکہ کوئی احمدی خادم دین نہ ہو گا جسے اس قسم کے غیر معمولی واقعات پیش نہ آئے ہوں۔ لاریب یہ تواتر اور غیبی تائیدات کی بارش اس آسمانی آقا کی ہستی اور اسکے مدبر بالارادہ ہونیکا زندہ ثبوت ہے۔

سالم ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکے والدین اور دوسرے عزیز بھی غریب لیکن بڑے اخلاص والے تھے۔ فجی کے لوگ عموماً غریب ہیں لیکن یہ گھرانہ تو افلاس و فلاکت زدگی میں اپنی مثال آپ تھا۔ ان کے افلاس کے پیش نظر لو میں نے چپکے سے انہیں ایک معقول رقم دے دی تھی تاکہ ہمارے کھانے کا بار ان پر نہ ہو۔ لیکن اس سے بھی وہ بمشکل سادہ دال روٹی مہیا کر سکتے تھے۔ گوشت یا کوئی عمدہ سالن مہیا کرنا انکے بس کی بات نہ تھی حتیٰ کہ بعض اوقات نمک تک گھر میں نہ ہوتا کہ اس سے خشک روٹی نمکین کر کے کھالی جائے۔ عام طور پر ان کا سالن گھونگھے کا بے نمک شوربا ہوتا۔ جسے وہ عموماً باسی روٹی کے ٹکڑے کے ساتھ یا ویسے ہی بھوک دبانے کیلیئے پی لیتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن برادرم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم نے اور کوئی چیز نہ پا کر "گھونگھا سوپ" کا سہارا لیا۔ اور اس بے نمک لیکن گرم مشروب کے دو تین پیالے پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر جس رنگ میں کیا اسکی یاد آج بھی اس مرحوم بھائی کیلیئے انکی ترقی و بلندی درجات کے لیئے دعاؤں کی صورت میں تازہ ہے۔ مرحوم باوجود آسودہ حال ہونیکے نہایت سادہ المزاج اور شریف النفس تھے۔ صووا کا عظیم الشان پہلا احمدیہ مرکز انہی کے احاطہ میں انہی کی ملکیتی زمین میں واقعہ تھا۔ اور مرحوم ہی اسکے متولی امام اور نگران تھے۔ نیکی اور تقویٰ و اخلاص میں ان کے بچے بھی انہی کے نقش قدم پر ہیں۔ خصوصاً ان کا بڑا لڑکا حنیف تو بالکل اپنے باپ کا نقش ثانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص گھرانہ کو اخلاص و تقویٰ میں اور بھی بڑھائے اپنی اور بھی برکات سے نوازے۔ آمین۔

ہاں میں تاوے یونی کے عزیز سالم اور اسکے خویش و اقارب کی غربت کا ذکر کر رہا تھا۔ اس غربت اور فقر و فاقہ کے عالم میں چھپروں میں ملبوس سالم نے یہ کہہ کر مجھے مبہوت کر دیا کہ وہ میری خاص دعوت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ سالم ہم روزانہ ہی تو تمہاری دعوت کھاتے ہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں میں خاص طور سے آپکی ایک ضیافت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی غربت کے پیش نظر میں نے اسے کہا کہ پھر اسطرح کرو کہ مجھے کھانے میں مچھلی بہت پسند ہے تم میری دعوت کیلیئے مچھلی "مار" لاؤ۔ (فجی کے لوگ مچھلی پکڑنا یا مچھلی کا شکار کرنا نہیں کہتے بلکہ مچھلی مارنا اور مچھلی مار کہتے ہیں) میں نے اس خیال سے کہا کہ شام کو سمندر سے بالکل مفت اسے مچھلی مل جائیگی۔ وہ اسطرح کہ فجی کے لوگ رات پڑے جب سمندر میں جوار بھاٹا سے پانی پایاب ہو تو ایک گیس کا لیمپ جلا کر ایک ہاتھ میں اور دوسرے ہاتھ میں چھوٹی سی برچھی پکڑ

لیتے ہیں۔ مچھلیاں روشنی پر اسطرح جمع ہو جاتی ہیں جیسے شمع کے گرد پروانے۔ شکاری کا اتنا ہی کام ہے کہ وہ برچھی سے ضرب لگا کر انہیں پرو تا چلا جائے۔ اسطرح وہ ایک آدھ گھنٹہ میں پوری بھر لیتا ہے۔ لیکن مجھے میں کسی مہمان کا اپنے میزبان سے کھانے کیلئے فقط مچھلی کی فرمائش کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہمارے ہاں کوئی معزز مہمان مسور کی دال کھانے کی فرمائش کرے اسلئے سالم کہنے لگا کہ نہیں میں تو آپکیلئے مرغ پکاؤں گا۔ مرغ وہاں بہت مہنگا تھا۔ اس لیئے میں نے اپنی بات پر زور دیا۔ آخر سالم کہنے لگا۔ آپ فکر نہ کریں میں نے کونسا خرید کر آپکو کھلانا ہے۔ میں نے کہا آخر تم گھر کا مرغ کھلاؤ گے کیا اسکی کوئی قیمت نہیں؟ وہ کہنے لگا اوہو غالباً آپکو علم نہیں۔ بس ابھی ہی آپ کو مرغ لا کے دکھاتا ہوں۔ یہ کہکر وہ گھر کیطرف بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر میں جب وہ واپس آیا تو اسکی بغل میں ایک پالتو مرغ دبا ہوا تھا۔ اسنے مجھے کہا کہ آپ یہیں سمندر کے کنارے انتظار کریں۔ میں ابھی آیا۔ یہ کہہ کر وہ پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور کوئی آدھ گھنٹہ میں واپس آیا تو دوسری بغل میں ایک جنگلی مرغ آستے دبایا ہوا تھا۔ میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کسطرح پکڑ لیا۔ میں نے جنگلی مرغ کا سنا ہوا تو ہے لیکن وہ انسانی آہٹ پاکر فوراً بھاگ جاتا ہے تم نے کسطرح اسے قابو کیا۔ اس پر سالم نے مجھے پالتو مرغ دکھایا جسکی ٹانگ میں اس نے رسیوٹ ڈوری باندھ رکھی تھی۔ اسنے بتایا کہ میں نے اوپر جنگل میں جا کر اسے چھوڑ دیا اور خود جھاڑیوں کی اوٹ میں پاس ہی دبک کر بیٹھ گیا۔ میرے مرغ نے کڑکڑانا شروع کیا تو اسکی آواز سن کر جنگلی مرغ آگیا۔ انکی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی جس میں جنگلی مرغ کی ٹانگ میں اچھل کود کے باعث ڈوری الجھ گئی۔ میں چپکے سے اٹھا اور دونوں مرغ قابو کر لیئے۔ اور اسطرح دیکھئے مفت میں آپکی ضیافت کیلئے مرغ مجھے مل گیا۔ میں اسکی ذہانت پر بہت حیران ہوا۔

ہم نے اس سفر میں جو تاوے یونی کا کسی احمدی خادم دین کا سب سے پہلا دورہ تھا۔ آٹھ دس دن وہاں قیام کیا۔ سالم کے ہمراہ اردگرد کا چکر لگا کر لوگوں سے ملاقات کی اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ سالم اس کے والد اور بہن بھائیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم اور نماز کے اسباق دیئے اور احمدیت سے انہیں روشناس کروایا۔ اللہ کرے کہ شمع احمدیت وہاں روشن رہے اور انشاء اللہ یہ وہاں ہمیشہ روشن و فروزاں رہیگی۔ کیونکہ اب تو اس موعود فرزند دلپسند اور گرامی ارجمند نے جسکے متعلق اللہ تعالےٰ نے بشارت دی تھی کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" انکے صاحبزادے یعنی ہمارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ نے بنفس نفیس دنیا کے اس کنارہ پر پہنچکر اپنے پاک وجود سے بہتوں کو شفا اور قوموں کو برکت دی ہے۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات شکر سے معمور ہو جاتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ میرے اس آسمانی آقا نے حضور پرنور کے اس دورہ کی کامیابی کی ایک مبشر رؤیا کے ذریعہ خبر دے دی تھی۔

غالباً ۱۹۶۹ء میں خاکسار نے نجی کے قیام کے دوران صووا کے مرکز احمدیہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو تشریف فرما دیکھا۔ اس وقت سے مجھے یقین تھا کہ گویہ دونوں بزرگ ہستیاں اس دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن انکا کوئی نہ کوئی جانشین انشاء اللہ ضرور اس سرزمین میں آئیگا۔ الحمد للہ کہ اسکے احسانوں کا میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا کہ گزشتہ سال سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد کے وہاں تشریف لے جانے اور خصوصیت سے صووا کے مرکز احمدیہ میں عید اور دوسری نمازیں پڑھانے سے میں نے اپنی زندگی میں اپنا یہ رؤیا پورا ہوتے دیکھ لیا

---

## مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

"پس جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں وہ گوٹہ کناری اور فینسی وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔ یہ مطالبات اس لیے ہیں کہ ہمیں دین کے لیے قربانی کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

اذکروا موتٰکم بالخیر!

# آہ بھائی نور علی!

از مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری۔ اسلام آباد:

سال ۱۹۸۳ء میں جہاں جماعت احمدیہ اپنے جید علماء سے محروم ہوئی۔ وہاں اس سال انفرادی طور پر مجھے بھی دو صدمے برداشت کرنے پڑے۔ پہلے میرے ماموں عزیز محمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بہاولپور ستمبر میں فوت ہو گئے اور پھر ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو برادرم حکیم نور علی خان صاحب ابن حکیم یوسف علی خان بانی دواخانہ مفرح حیات ۵۵۔ فلیمنگ روڈ لاہور۔ میو ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حکیم نور علی خان صاحب حکیم یوسف علی خان صاحب (جو حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے ہمزلف تھے) کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۱۹۲۸ء میں لاہور میں پیدا ہوئے اور سارا عرصہ لاہور ہی میں گزارا۔ پارٹیشن سے کچھ عرصہ پہلے ریلوے میں ملازمت کی لیکن پھر جلد ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ مطب میں شامل ہو گئے اور قریباً ۴۰ سال اپنے مطب میں حکمت کی۔ بہت اچھے حکیم تھے اور خاص طور پر ان کی دوائی "خارش دور" ملک کے طول و عرض میں مشہور ہے۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں آپ کی دکان لوٹی گئی لیکن دونوں مرتبہ اللہ تعالیٰ نے بے انتہا دیا اور آپ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے۔ سلسلہ کے اخبارات کا مطالعہ ضرور کرتے۔ میں نے اپنی ہوش میں ہمیشہ آپ کو الفضل اور لاہور کا خریدار پایا۔ جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہوتے اور بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے۔ نظمیں بڑے شوق سے سنتے اور ثاقب صاحب کی نظموں پر جھوم جاتے۔ جلسہ سالانہ پر پرجوش نعرے لگانے والوں میں وہ شامل ہوتے۔

آپ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ ہمیشہ اپنے آپ کو لڑائی جھگڑوں سے دور رکھا۔ جب بھی لڑائی جھگڑے کی صورت پیدا ہوئی۔ ہمیشہ آپ نے صلح کی طرف قدم بڑھایا۔ بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ کو غصہ نہ آتا تھا۔ بڑی نرمی اور معقولیت سے گفتگو کرتے اور میٹھی زبان استعمال کرتے۔ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ عیدین کے موقع پر گھر کے سارے رشتہ دار آپ کے گھر جمع ہوتے تھے اور دوسرے دن سب کو شہر سے باہر سیر کے لئے لے جاتے تھے اور اس میں ایک خاص لطف محسوس کرتے۔

آپ اپنے حلقہ سول لائن کے کافی عرصہ سے معتمد تھے۔ پانچوں نمازوں کے پابند تھے۔ نیز تہجد گزار بھی تھے۔ آپ کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کی وفات اتنی اچانک ہوئی کہ کسی کو یقین نہ آتا تھا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ سوائے ایک بچی کے سب بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ سب سے چھوٹا بیٹا دس برس کا ہے۔ میرے ساتھ بہت پیار کرتے تھے۔ اور اکثر خطوں میں اس کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ اپنے آخری خط میں جو آپ نے مجھے اپنی وفات سے نو دن پہلے لکھا جبکہ ابھی بیماری کا آغاز ہوا تھا۔ اس میں بھی لکھا کہ تم مجھے بہت یاد آتے ہو۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

---

## اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں — تو

- نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں
- تلاوت قرآن کریم ہر روز کریں۔
- مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
- کبھی بھی کسی کو گالی نہ دیں۔
- جھوٹ نہ بولیں۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ یقیناً ایک مثالی طفل ہوں گے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

---

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## جماعت کو نصیحت:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ، مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور ملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے۔ میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۱)

(نظارت اصلاح وارشاد)

## تبرکات از کشتی نوح

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے ..... پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۹۱-۹۲)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## کیا آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنا شروع کر دیا ہے

پیارے بچو! ہمارے پیارے اور جان سے بھی زیادہ عزیز آقا نے ہمیں دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ ٹوپی پہننے کی نصیحت کی ہے، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو گالی نہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

کیا آپ نے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔**

## دفتر اول کے مجاہدین کی قربانیوں کا اجراء

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اول کے مجاہدین کی قربانیوں کو جاری رکھنے کے لئے جو بابرکت تحریک فرمائی ہے اس پر بفضل خدا مخلصین جماعت لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس نوع کی فہرست بغرض دعا درج ذیل ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | مکرم مولوی بندل الرحمٰن صاحب مرحوم بنگالی بذریعہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی | ۱۰۴۶/- روپے |
| (۲) | " صوفی فضل الٰہی صاحب مرحوم لاہور چھاؤنی بذریعہ شریف احمد صاحب (پسر خود) | " ۳۲۷ " |
| (۳) | " چوہدری محمد حیات صاحب مرحوم بذریعہ دلدار احمد صاحب (پسر خود) راولپنڈی | " ۱۸۹ " |
| (۴) | " مولوی محمد ملک صاحب مرحوم بذریعہ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب فیصل آباد | " ۱۸۹ " |
| (۵) | محترمہ اللہ رکھی صاحبہ مرحومہ بذریعہ " " " | " ۳۸۴ " |
| (۶) | " سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ کریم بخش صاحب مرحوم بذریعہ بشریٰ بشیر صاحبہ ہمشیرہ راشد احمد صاحب فاروق تحریک جدید | " ۴۳۴ " |
| (۷) | " زینب بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب بذریعہ بشریٰ بشیر صاحبہ ہمشیرہ راشد احمد صاحب فاروق تحریک جدید | " ۱۱۱۶ " |
| (۸) | مکرم مستری غلام نبی صاحب مرحوم بذریعہ محمد یوسف صاحب (پسر خود) دار العلوم شرقی ربوہ | " ۳۸۵ " |
| (۹) | " منشی علی احمد صاحب گوندل شادیوال گجرات | " ۱۲۶ " |
| (۱۰) | محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ منشی علی احمد صاحب گوندل " " | " ۱۰۳ " |
| (۱۱) | مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم بذریعہ " " " " (پسر خود) | " ۳۸۴ " |
| (۱۲) | محترمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ بذریعہ " " " " (" ") | " ۳۸۴ " |
| (۱۳) | مکرم مولوی عمر الدین صاحب مرحوم " " " " | " ۳۰۰ " |
| (۱۴) | " غلام محمد صاحب ثالث - وحدت کالونی لاہور | " ۲۳۱ " |
| (۱۵) | " مرزا محمد صدیق بیگ صاحب مرحوم بذریعہ امۃ الحبیب صاحبہ (بنت خود) جہلم کینٹ | " ۵۱ " |

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

(وکیل المال اول)

## روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

ربوہ میں ہمارے ایک دوست کو اپنے تعمیراتی ٹھیکوں کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔

(۱) مکسر مشین اوپریٹر (۲) مستری (راج) (۳) مزدوران

جو احباب یہ کام کر سکتے ہوں وہ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں صدر حلقہ کی تصدیق کے بعد فوراً بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# امراء کرام / صدر صاحبان و مربیان سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس لئے درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# تقریب شادی

میری بیٹی عزیزی ریحانہ یونس کا نکاح ہمراہ عزیزم منور احمد بھٹی ابن مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی آف کنری (سندھ) مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے مورخہ ۱۶/۳/۸۴ بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ دعا میں حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۷/۳/۸۴ کو عمل میں آئی اور دوسرے دن ۱۸/۳/۸۴ کو بارات واپس کنری روانہ ہوئی۔ مورخہ ۲۳/۳ کو مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی نے کنری میں وسیع پیمانہ پر ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مقامی جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لیے ہر رنگ میں مبارک فرمائے آمین۔

عزیزی ریحانہ یونس حضرت ڈاکٹر غلام غوث مرحوم کی پوتی ہے اور عزیزم منور احمد بھٹی محترم فیض احمد صاحب بھٹی آف کنری کے پوتے ہیں اور برادرم مرحوم سید سلیم شاہ صاحب سابق اکاؤنٹنٹ سندھ جنگ فیکٹری کنری کے نواسے ہیں۔

محمد یونس سید (ابن ڈاکٹر حضرت غلام غوث صاحب مرحوم ۴۴/۱۹ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

# سوانح محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم

محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم نے اپنی نوجوانی میں ہندو دھرم ترک کر کے احمدیت قبول کر کے بہت بڑی قربانی کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور انہیں دینی علم حاصل کر کے عمر بھر خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

ایسے مجاہدین تاریخ احمدیت کا قیمتی سرمایہ ہیں جن کے حالات زندگی اور کارنامے محفوظ کرنا آئندہ نسلوں کے لئے بہت مفید ہیں۔

ان کی سوانح مرتب کرنے کے لئے واقف کار احباب ازراہ کرم ان کے بارہ میں اپنے تاثرات وغیرہ خاکسار کو ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ملک صلاح الدین۔ معرفت نظارت خدمت درویشان۔ ربوہ)

**الفضل کی اشاعت پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ ہزار تک پہنچایئے!**

# جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

"الفضل" تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل" کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

# تحریک جدید کے وسعت پذیر کام کا تقاضہ

## برائے توجہ امراء کرام و صدر صاحبان

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ کہ ہم اپنی انتہاء کو پہنچ گئے ہیں اتنی ہی جماعت کو توفیق ہے بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ خدمت کی توفیق زیادہ ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو قربانیوں میں اضافے کے مزید تقاضے کرتا رہے گا

خدا کے فضل سے ساری دنیا میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ساری دنیا میں جماعت وسعت پذیر ہو رہی ہے۔ جماعت میں نئے آنے والوں کی تعداد کو ہی شامل کر دیا جائے تو اگلے سال نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔"

(وکیل المال اوّل ربوہ)

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبیؐ)


**پیشاب کی ادویات**

INTER NATIONAL

| | |
|---|---|
| Kidney Stone Course | پتھری گردہ کورس 40 - 150/- یوم |
| Urination Cure | کثرت پیشاب کیور |
| Urine Dribbling Cure | تقطیر البول کیور |
| Urine Retention Cure | رکاوٹ پیشاب کیور |
| Dysuria Cure | سوزش پیشاب کیور |
| Kideny infection Cure | عفونت گردہ کیور |
| Hematuria Cure | خونی پیشاب کیور |
| Dropsy Cure | جلندھر کیور |
| Bed Urine Cure | بول بستر کیور |
| Involuntary Urination Cure | بے اختیار پیشاب کیور |
| Slow Urination Cure | آہستہ پیشاب کیور |
| Urine Burning Cure | جلن دار پیشاب کیور |
| Diabetes Cure | ذیابیطس کیور |

15 روپے فی کیور ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلب فرمائیں

**کیور ٹیو سنٹرز**

لاہور: میٹرمیڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دار الشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممتا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کھیسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کھیسٹ اندرون ملکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار

**کیور ٹیو میڈیسن کمپنی** (رجسٹرڈ) 606-607 گولبازار ربوہ



**لاہور اور فیصل آباد مت جایئے!**

اب آپ کو نئے بائیسکل اور ان کے تمام پارٹس تھوک اور پرچون نرخوں پر ربوہ میں دستیاب ہیں گارنٹی شدہ "پیکو"، "سہراب"، اور لیڈر بڑے درمیانہ اور چھوٹے سائز میں نیز ٹائر ٹیوب کمپنی نرخ (ریٹ لسٹ) پر دستیاب ہیں۔

**احمد انٹرپرائزز** بالمقابل ریلوے اسٹیشن ریلوے روڈ۔ ربوہ


# الفضل نہ ملنے کی شکایات

کچھ عرصہ سے متعدد احباب کو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو اخبار "الفضل" کا پرچہ بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے نہیں مل رہا۔ اور بعض کو کچھ عرصہ سے سرے سے مل ہی نہیں رہا۔

خاکسار نے مکرم پی۔ ایم۔ جی صاحب کراچی، لاہور اور پشاور اور پوسٹ ماسٹر صاحب حیدرآباد وغیرہ کو تاریں دے کر توجہ دلائی ہے۔ امید ہے ذمہ دار افسران اس بارے میں توجہ فرما کر شکایات کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ ربوہ سے بذریعہ ڈاک تمام خریداروں کی خدمت میں پرچہ باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔

(خاکسار۔ منیجر الفضل ربوہ)